بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعہ

جلد ۳۰ | ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ھ ش | ۱۱ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ | ۲۷ ماہ فروری ۱۹۴۲ء | نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق اطلاع آئی ہے کہ وہ خیریت سے لاہور پہنچ گئی ہیں اور ہسپتال میں داخل ہو گئی ہیں۔ حالت بدستور ہے۔ اور علاج شروع ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کے ساتھ حضرت ام ناصر احمد صاحب تشریف لے گئی تھیں۔

آج پائیلاٹ آفیسر میاں محمد لطیف صاحب کو مجاہدین تحریک جدید نے دعوتِ چائے دی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب اپنے تبلیغی حلقہ مونگھیر (صوبہ بہار) بھیجے گئے۔

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ بصدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی، مولوی نور الحق صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ ماہ صفر ۱۳۶۱ ھ

بیوپاریوں کو ہڑتال بند کر دینی چاہیئے

پنجاب میں بیوپاریوں کی ہڑتال نے جو صورت پیدا کر دی ہے۔ اب اس کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت نہیں رہی ایک طرف اگر پبلک میں انتہاء درجہ کی بے چینی۔ اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے اور حکومت خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ کہ ضروریاتِ زندگی میسر نہ آنے کی وجہ سے تنگ آ کر لوگ لوٹ مار پر نہ اتر آئیں۔ جیسا کہ ۲۱۔ فروری کے سرکاری اعلان میں باہیں الفاظ ذکر کیا گیا ہے کہ:۔

"اس طرح غریب لوگ خوراک سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ آٹا حاصل کرنے کی غرض سے تشدد پر اتر آئیں۔"

تو دوسری طرف یہ بھی خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اس وجہ سے جنگ کے متعلق ضروری تیاریوں میں بھی رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور نے بیوپاریوں کے متعلق جو حکم جاری کیا اس میں لکھا ہے:۔

"سیلز ٹیکس ایکٹ کے خلاف ایجی ٹیشن اب اس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے کہ اس کا اثر صاف اور کھلے طور پر ان کوششوں پر جو موجودہ جنگ کو کامیاب بنانے کے متعلق کی جا رہی ہیں۔ پڑ رہا ہے اس وقت جبکہ پنجاب کے بہادر سپاہی ہماری حفاظت کے لئے لڑائی لڑ رہے ہیں بیوپاری لوگ لاہور کے بازاروں میں فساد برپا کرنے کی غرض سے اپنی مستورات کو بھیج رہے ہیں۔ نہ صرف وہ اپنی ذاتی حفاظت کے لئے ہی کسی قسم کا معاوضہ ادا کرنے سے انکاری ہیں۔ بلکہ وہ ایسا نازک موقعہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ شہر میں کھانے کی چیزیں بہم پہونچانا بھی نہایت مشکل ہو رہا ہے۔"

اور آخر میں یہ تنبیہ کی ہے کہ "کل سے بعد جو دوکانیں بند پائی جائیں گی۔ ان کے قفل توڑ کر ان کا سامان ضروریات بہم پہونچانے کی غرض سے افسران قبضہ میں لے لیں گے۔ اس کے بعد کسی تنبیہ کی ضرورت نہ ہو گی۔" اگر ہائیکورٹ کا حکم امتناعی اس بارے میں جاری نہ ہو جاتا تو اس وقت تک اس تجویز پر عمل ہو چکا ہوتا۔

غرض اس ہلچل کے سلسلہ میں حالات جس قدر نازک ہو چکے ہیں۔ ان سے کسی کو انکار نہیں۔ ہم نے انہی حالات کے پیش نظر اس وقت جبکہ حکومت کی طرف سے یہ کہا جا رہا تھا کہ اب اس ایکٹ میں قطعاً کوئی ترمیم نہ کی جائیگی۔ اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں حکومت پنجاب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ سیلز ایکٹ میں مناسب ترمیم کرے۔ اور دلائل کے ساتھ یہ مشورہ دیا تھا کہ:۔

(۱) ٹیکس سے مستثنٰی ہونے کی رقم پانچ ہزار کم ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ سالانہ بکری کی رقم کو بڑھا دے۔

(۲) دوکانداروں کے حسابات کی پڑتال کرنا مناسب نہیں۔ (۳) زمینداروں کی ہر پیداوار کو مستثنٰی کرنا چاہیئے۔ (۴) دوکان کے حساب کے لئے کلرک رکھنے سے چھوٹے دوکانداروں پر بہت بار پڑے گا۔

اگرچہ ہمارے مضمون کا آنریبل وزیر مال حکومت پنجاب نے جو جواب ہمارے پاس بھیجا۔ اور جسے "الفضل" میں شائع کر دیا گیا۔ اس میں ہمارے مشوروں کی طرف متوجہ ہونے کی کوئی امید نہ دلائی گئی۔ بلکہ اس کا ہیڈنگ "الفضل کی افسوسناک غلطی" رکھا گیا۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ان امور میں ترمیم کر دی ہے جن کی طرف ہم نے توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ بکری کی رقم بڑھانے کے لئے پنجاب اسمبلی کے ۲۴۔ فروری کے اجلاس میں سر منوہر لال وزیر خزانہ نے مسودۂ قانون ترمیم بکری ٹیکس ایکٹ پیش کیا۔ جس میں حد استثناء کو پانچ ہزار روپے سے دس ہزار تک بڑھا دیا گیا۔ اور یہ ترمیم پاس ہو گئی ہے۔

حسابات کی پڑتال کے لئے دوکانوں میں داخل ہونے کے متعلق "انقلاب" (۲۱۔ فروری ۱۹۴۲ء) میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ:۔

"حکومت نے قاعدہ بنا دیا ہے۔ کہ کسی سرکاری اہلکار کو کسی دوکان پر جا کر مال یا حساب چیک کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔ جب تک خود دوکاندار اس کو دوکان میں داخل ہونے کی اجازت دے گا۔"

اسی طرح یہ اعلان بھی "انقلاب" (۲۲۔ فروری) میں کیا گیا ہے۔ کہ

"حکومت چھوٹے دوکانداروں سے ہرگز نہیں چاہتی۔ کہ وہ اپنی بکری کا کوئی لمبا حساب رکھیں۔ اور اس حساب کے لئے کسی منشی یا کلرک کو مقرر کریں۔ انہیں اپنے فارم میں صرف یہ بتا دینا چاہیئے۔ کہ فلاں فلاں مہینے میں اتنی بکری ہوئی۔ اور سال بھر کی میزان یہ ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں۔"

چوتھی بات جو زمینداروں سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے۔ کہ جو اشیاء پہلے مستثنٰی تھیں۔ ان میں دالوں کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ترمیمیں اگر پہلے پبلک تک پہونچ جاتیں۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ ہڑتال میں وہ زور نہ پیدا ہوتا۔ جو بصورتِ دیگر پیدا ہوا۔ اب جبکہ حکومت نے بہت کچھ سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ بیوپاریوں کو چاہیئے۔ کہ خود بخود ہڑتال توڑ دیں۔ اور ملک میں جو پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

ہمارے نزدیک قانون شکنی تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں جبکہ جنگ کے خطرات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ قانون شکنی کوئی بھی محبِ وطن پسند نہیں کرے گا۔ بیوپاریوں کو بھی آنے والے خطرہ کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور اس سے بچنے کے لئے جو کوشش ممکن ہے۔ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد (سندھ) ۲۲ فروری۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے درد نقرس میں تو کمی ہے۔ لیکن پاؤں کی انگلیوں میں ورم ابھی بہت ہے اور چلنا پھرنا مشکل ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے۔ آج حضور نے باغ میں کچھ دیر سیر کی۔ اور باغ کا معائنہ فرمایا۔

حضور کے اہلبیت خیریت سے ہیں۔ اور حضور کے ہمراہی خدام بھی بخیریت ہیں ؁

ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے دورہ کا التوا

ناظر صاحب تعلیم و تربیت کے دورہ کے متعلق جماعت ہائے صوبہ سرحد کو نظارت علیا کی طرف سے اطلاع کی گئی تھی کہ یکم مارچ سے شروع ہوگا۔ اب بعض احباب صوبہ سرحد نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ابھی موسمی خرابی موجود ہے۔ اور اس ماہ میں دورہ کرنا مناسب نہ ہوگا۔ مجھے بھی اس سے اتفاق ہے۔ لہذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ناظر صاحب مارچ کا دورہ ملتوی کر دیں۔ اور آئندہ مشاورت کے بعد دورہ ہو۔ احباب مطلع رہیں۔ پروگرام کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔ انشاء اللہ (ناظر اعلےٰ قادیان)

قابلِ توجہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

۱۵ مارچ تک جماعتیں تعمیل کر کے رپورٹ کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلی مجلس مشاورت میں مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا تھا۔ اور یہ فیصلہ جماعتوں کی تعمیل اور بعد تعمیل اس کی اطلاع نظارت ہذا میں بھجوانے کے لئے متعدد بار اخبار الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے لیکن افسوس ہے کہ جماعتوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔

اب پھر اس اعلان کے ذریعہ جماعتوں کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۵ امان ۱۳۲۱ ہش تک نظارت ہذا میں اس فیصلہ کی تعمیل کے بارہ میں اپنی اپنی مفصل رپورٹ بھجوا دیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں نظارت ہذا کو ان جماعتوں کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور رپورٹ کرنا پڑے گی۔ جنہوں نے اس بارہ میں کسی کارروائی سے اطلاع نظارت ہذا میں مقررہ تاریخ تک نہ دی ہوگی۔ حضور کا فیصلہ یہ ہے۔

"میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ جس جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہو وہ لازماً روزانہ اخبار منگوائے۔ اور جس کے چندہ دہندگان اس سے کم ہوں۔ وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر یا فاروق خریدے۔ اور صوبہ بنگال کے لئے بنگلہ اخبار احمدی خطبہ نمبر الفضل یا فاروق کے قائمقام سمجھا جائے۔ محکمہ متعلقہ ایک سال کے بعد رپورٹ کرے۔ کہ کہاں تک عمل ہوا ہے۔" (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دشمنوں کی مخالفت ہماری جماعت کی کامیابی کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے

"ہم نے تو اس مائدہ الٰہی کو ہر کس و ناکس کے آگے رکھ دیا ہے۔ کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ مگر ان کی اپنی قسمت وما علینا الا البلاغ۔ اس سے تھوڑے زمانہ پہلے بڑے بڑے علما لکھ گئے تھے۔ کہ مہدی معہود و مسیح موعود کی آمد کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ بلکہ بعض نے اس کی تائید میں اپنے اپنے مکاشفات بھی لکھے تھے۔ جب اس نصرت کا وقت آیا تو تمام یہودی سیرتوں نے اسے قبول کرنے سے اعراض کر لیا ہے۔ اور صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ تکذیب پر ایسے تلے ہوئے ہیں جس کا کوئی حساب نہیں۔ مخالفت کا کوئی پہلو چھوڑ نہیں رکھا۔ ہر دجالیت و یہودیت کو عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ہر وقت فساد و شرارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ کونسا ایذا و تکلیف دہی کا راہ ہے۔ جس پر وہ نہیں چلے۔ ہماری تخریب و استیصال کے لئے کونسا میدان تدبر ہے جو ان کے ایمان دوڑ دھوپ کی مخالفت سے بچ رہا ہے۔ استہزاء و تضحیک کا کونسا پہلو باقی چھوڑا گیا ہے۔ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ مگر ان کی یہ فتنہ پردازیاں و گربہ مکاریاں کچھ بھی عند اللہ وقعت نہیں رکھتیں۔ چہ جائیکہ ان کو کبھی کامیابی کا منہ دیکھنا بھی نصیب ہو؎

چراغیکہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

سچ پوچھو تو ان کی یہ مخالفتیں ہماری مزرعہ کامیابی کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں۔ کیونکہ مخالفتوں سے میدان صاف ہو جائے۔ تو اس میدان کے مردان کارزار کے جوہر کس طرح ظاہر ہوں۔ اور انعامات الٰہی کے غنیمت سے ان کو کس طرح حصہ نصیب ہو۔ اور اگر اعدا کی مخالفت کا بحر مواج پایاب ہو جائے۔ تو اس کے غواصوں کی کیا قدر ہو۔ اور وہ بحر معانی کے بے بہا گوہر کو کس طرح حاصل کر سکیں؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ ٭ کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

گر نیفتادے بخصمے کار در جنگ نبرد ٭ کے شدے جوہر عیاں شمشیر خوں آشام را

اس مخالفت کا کوئی ایسا ہی سر معلوم ہوتا ہے ورنہ ان کی مخالفت کے ارادے عند اللہ کیا قدر رکھتے ہیں۔ اس ذات قادر مطلق کا تو صاف حکم ہے۔ ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ اور اس جنگ و جدال کا آخری انجام بھی بتا دیا ہے۔ العاقبۃ للمتقین" (الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء)

تحریک جدید میں اب بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ چین کی ماہوار آمدنی آٹھ روپیہ ہے۔ وہ دس سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ آٹھویں سال کا چندہ اکیس روپیہ ادا کیا تھا۔ جو ان کی اڑھائی ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہے وہ لکھتے ہیں

میں دس سال کا چندہ ادا کر چکا ہوں۔ مگر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ پڑھ کر دل میں خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں کچھ اور بھی پیش کروں۔ مگر اس وقت میرے پاس صرف چھ روپیہ ہیں۔ مزید رقم ادا کرنے کی منظوری آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے لے کر اطلاع دیں۔ تا یہ رقم ارسال کر دوں۔

وہ احباب جو دس سال کا چندہ پیشگی ادا کر چکے۔ یا وہ جو صرف آٹھویں سال کا چندہ ہی پیشگی دے چکے ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالےٰ کی نعمت کے شکریہ کے طور پر جو اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائی ہوئی ہے۔ اب مزید دینا چاہیں تو انہیں سال ہشتم میں مزید رقم ادا کرنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ تو پہلے سے شامل ہیں ہی۔ اب مزید رقم کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ اضافہ کرنے کی کوئی روک نہیں۔ وہ دوست جنہوں نے سال ہشتم کا وعدہ ابھی تک ادا نہیں کیا انہیں آج سے ہی اس ماحول کے پیدا کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ ۱۳ مارچ سے پہلے پہلے ان کا چندہ مرکز میں داخل ہو جائے۔ تا وہ سابقوں کی پہلی فہرست میں آ جائیں۔ بیرون ہند کے احباب کو یاد رہے کہ سال ہشتم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے۔ اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے جو کارکن اور افراد ۳۱ جولائی تک اپنی رقم مرکز میں داخل کر دیں گے وہ بھی سابقون الاولون کی پہلی فہرست میں ہونگے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اثبات امکان حشر ونشر

امکان حشر ونشر کی ایک دلیل اللہ تعالےٰ نے یہ دی ہے۔ کہ اے لوگو تم یہ بات محال سمجھتے ہو۔ کہ جب تم مر کر مٹی میں مل جاؤگے تمہاری ہڈیاں گل سڑ کر خاک ہو جائیں گی۔ تو تم کس طرح دوبارہ زندہ کئے جاؤگے۔ گویا تم اس بات کو محال سمجھتے ہو۔ کہ جو چیز مٹی میں ملکر مٹی ہی ہو جائے۔ وُہ کس طرح دوبارہ زندہ ہوسکتی ہے۔ مگر تم نباتات کو دیکھو اپنی کھیتیوں کی طرف نظر کرو۔ تم ایک بیج کو مٹی میں پھینک دیتے ہو۔ اور اس کو تہ خاک دبا دیتے ہو۔ تمہاری عقل کے مطابق تو یہی ہونا چاہیئے۔ کہ وہ بیج مٹی میں مل کر مٹی ہو جائے۔ اور اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ اللہ کی حکمت کاملہ اور قدرت شاملہ کے ماتحت وہ بیج اسی مردہ زمین سے خوراک حاصل کر کے اور نشوونما پاکر پودے کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ایک دانے سے ہزاروں دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس جب خدا کے نزدیک یہ مشکل امر نہیں۔ کہ ایک گلے سڑے اور مٹی میں ملے ہوئے بیج سے نباتات اگائے۔ تو یہ کس طرح محال ہوسکتا ہے۔ کہ انسان کو مرنے اور مٹی میں مل جانے کے بعد زندگی دے۔ پس قادر خدا انسان کو دوبارہ زندگی بخشنے پر بھی قدرت تامہ رکھتا ہے۔ اس دلیل کو اللہ تعالےٰ نے سورۃ واقعہ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ افرءیتم ما تحرثون ءانتم تزرعونه ام نحن الزارعون۔ کہ اے لوگو تم کھیتی میں مردہ سے زندہ پیدا ہونے کا روز مشاہدہ کرتے ہو۔ اور اس پر حیران اور متعجب نہیں ہوتے۔ تو انسان کے دوبارہ زندہ ہونے پر کیوں تعجب کا اظہار کرتے ہو۔ یہی دلیل کو اللہ تعالےٰ نے سورۃ حج میں یوں فرمایا ہے وتری الارض هامدة فاذا انزلنا عليها الماء اهتزت وربت وانبتت من كل زوج بهيج۔ یعنی یہ باتیں اللہ نے اس لئے بیان کی ہیں۔ کہ ذلك بان الله هو الحق وانه يحي الموتى وانه على كل شئ قدير۔

امکان حشر ونشر کی دُوسری دلیل اللہ تعالےٰ نے پانی کی بیان فرمائی ہے۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سورۃ واقعہ میں فرماتا ہے۔ افرءيتم الماء الذى تشربون ءانتم انزلتموه من المزن ام نحن المنزلون۔ کہ جو پانی تم پیتے ہو اُسے دیکھو کس طرح ہم نے اسے بادلوں سے اتارا۔ پہلے پانی ابخرہ کی شکل میں تھا۔ اللہ نے ان کو جمع کیا اور پھر پانی کی شکل میں اتارا۔ جس سے نباتات اور غذائیں پیدا ہوئیں۔ اور تمہارے پینے کے کام آیا۔ جس خدا نے مختلف ذرات کو جمع کر کے پانی مہیا فرمایا۔ اور تمہارے فائدے کے لئے اسے زمین پر اکٹھا کر دیا۔ وہ خدا اس پر بھی قادر ہے۔ کہ انسان کے ذرات کو پھر جمع کر دے۔

اس میں اللہ تعالےٰ نے ہوا اور پانی کا ذکر فرمایا ہے۔ پانی جو طبعاً ثقیل ہے اس کی خاصیت کو اللہ تعالےٰ تبدیل فرما کر اسے بخارات کی شکل میں اوپر لے جاتا ہے۔ اور ہواؤں کے ذریعہ ان بخارات کو جمع فرماتا ہے۔ اور پھر صاف اور پاک پانی اس سے نازل فرماتا ہے۔ پس خاصیتوں کو بدل دینے والا خدا انسان کو دوبارہ زندگی دینے پر بھی قادر ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وهو الذى يرسل الرياح بشرا بين يدى رحمته حتى اذا اقلت سحابا ثقالا سقناه لبلد ميت فانزلنا به من كل الثمرات كذلك نخرج الموتى لعلكم تذكرون (اعراف ع ۷)

امکان حشر ونشر کی تیسری دلیل اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ افرءيتم النار التى تورون ءانتم انشاتم شجرتها ام نحن المنشئون۔ نحن جعلناها تذكرة ومتاعا للمقوين۔ آگ طبعاً لطیف اور شجر طبعاً کثیف ہے۔ آگ اوپر کو صعود کرنے والی ہے۔ اور شجر کے اندر طبعاً ہبوط ہے۔ آگ گرم چیز ہے۔ اور اس کے اندر یبوست پائی جاتی ہے۔ لیکن شجر ایک رطب اور ٹھنڈی چیز ہے۔ آگ نورانیہ ہے اور شجر ظلمانیہ۔ جس خدائے قادر نے ان ضدین کو جمع کر دیا۔ اور شجر سے آگ کو نکالا۔ کیا اس کے لئے یہ محال ہے۔ کہ انسانی جسم جب مٹی ہو جائے۔ اور اس کی خاصیت بدل جائے۔ تو اس کو دوبارہ زندہ کر دے۔

اسی دلیل کو اللہ تعالےٰ نے سورۃ یٰسین میں بیان کرتے ہوئے فرمایا قل يحييها الذى انشاها اول مرة وهو بكل خلق عليم ن الذى جعل لكم من الشجر الاخضر نارا فاذا انتم منه توقدون کہ جس ہستی نے پہلی مرتبہ انسان کو پیدا کیا وہی اس کو دوبارہ زندہ کرے گی۔ اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندگی بخشے گی۔

غرض اللہ تبارک وتعالےٰ نے امکان حشر ونشر کے لئے انسانی پیدائش اور مختلف عناصر کو بطور دلائل بیان فرمایا ہے۔ اور سب سے بڑی دلیل یہ بیان فرمائی۔ کہ اگر کچھ مشکل امر تھا۔ تو وہ انسان کی پہلی مرتبہ پیدائش تھی۔ اور نیست سے ہست کرنا تھا۔ جب اللہ تعالےٰ انسان کو پہلی دفعہ پیدا کرنے پر قادر ہے تو اس کے اعادہ پر کیوں قادر نہیں۔

غرضیکہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے زمین آسمان کی پیدائش اور انسانی خلق اور اس کے طریقے اور نباتات آگ پانی وغیرہ کی مثالیں بیان فرما کر اس بات کو ثابت فرمایا۔ کہ حشر نشر واقع ہوگا۔ اور یہ کوئی مشکل اور ناممکن بات نہیں۔ جب اللہ تعالےٰ جمیع فی العالم کا موجد ہے اور اس کو اس ایجاد پر قدرت تامہ حاصل ہے۔ تو کیا اسکو قادر علی الاعادہ یقین نہیں کر سکتے۔ فرمایا:- كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم اليه ترجعون۔ پھر فرمایا:- اولم يروا ان الله الذى خلق السموات والارض قادر على ان يخلق مثلهم وجعل لهم اجلا لا ريب فيه۔

حشر نشر کے واقع ہونے کی وجہ یہ ہے۔ تاکہ اللہ محسن کو ثواب اور عاصی کو عذاب دے اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ ممتاز فرمائے۔ جیسے فرمایا:- انه يبدؤ الخلق ثم يعيده ليجزى الذين امنوا وعملوا الصلحت بالقسط والذين كفروا لهم شراب من حميم الخ (سورہ یونس) پھر فرمایا:- ان الساعة اتية اكاد اخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى (سورہ طٰہ)

پس محسن اور مسئی نیک اور بد کے درمیان فرق۔ محسن کو نیک بدلہ دینے اور بد کو ظلم اور اساوت کا بدلہ دینے کیلئے ضروری ہے۔ کہ ایک وقت مقررہ ہو۔ جس میں تمام اوّلین وآخرین جمع ہوں۔ اور اسی کا نام حشر ونشر ہے۔

(نور الحق انور)

حکومت جموں وکشمیر کی خاص توجہ کے لئے

ہمیں مولوی نور احمد صاحب احمدی بکروال ساکن بنور ڈاکخانہ ارناس ضلع ریاسی ریاست جموں کی طرف سے یہ نہایت خوفناک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کے تین لڑکے مسمیان ولی احمد غلام احمد۔ لطیف احمد اور ایک نوکر مسمی باقیہ ایک پہاڑی پر قتل کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے پاس ۱۰۹ بکریاں تھیں۔ وہ بھی غائب ہیں۔ اور ان کا بھی کچھ پتہ نہیں چلا۔

مولوی صاحب موصوف کو خارجی ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کے لڑکوں اور نوکر کو ہلاک کر کے ان کی بکریاں لے جائی گئی ہیں۔ مولوی صاحب چونکہ عرصہ تین چار سال سے احمدی ہیں۔ اور انہیں احمدیت سے مرتد کرنے کے لئے دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں۔ اور انہیں اندیشہ رہا ہے۔ کہ مخالفین انہیں نقصان پہونچائیں گے۔ اس کی اطلاع وُہ حکام ریاست کو بھی دیتے رہے اور اخبار اصلاح کے ذریعہ سے بھی حکومت کو توجہ دلائی تھی۔ لیکن کوئی نتیجہ خیز کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ اور انجام یہ ہوا ہے۔ کہ تین نوجوان بیٹے اور ایک نوکر موت کا شکار ہو گئے ہیں اور ریاست کی رعایا کا ایک غریب بے کس انسان خانماں برباد ہو گیا ہے۔ یہ ایک ایسا ظلم ہے۔ کہ جس پر فرض شناس حکام کو بے حس رہنا نہیں چاہیئے۔ اور ہم قوی امید رکھتے ہیں۔ کہ جناب وزیر اعظم صاحب ریاست جموں وکشمیر اس بارہ میں فوری کارروائی فرمائیں گے۔ ناظر امور عامہ قادیان

حفظانِ صحت

کھانا پکانے اور کھانے کے متعلق ضروری ہدایات

ایک مشہور ڈاکٹر کا قول ہے۔ کہ بہت سی قبروں پر اس قسم کے کتبے لکھے جانے چاہئیں۔ کہ "اچھی پکی ہوئی غذا نہ ملنے کے باعث مرگیا" یا "معدے کا غلط اور ناجائز استعمال کرنے کی وجہ سے مرگیا" یا "زبان کا ذائقہ لیتے لیتے مرگیا" کیونکہ بہت سی بیماریوں اور پھر ان کے نتیجہ میں موت کے یہی تین بواعث ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہاضمہ بگڑتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ یا تو غذا اچھی طرح پکائی نہیں جاتی۔ یا بسیار خوری کے باعث بگڑتا ہے۔ یا محنت کم کرنے اور لذیذ مرغن اور مصالحہ دار چیزیں زیادہ کھانے سے بگڑتا ہے۔

کھانا پکانے کے کام سے نفرت

جوں جوں تعلیم عام ہوتی جارہی ہے امیر بلکہ متوسط الحال گھرانوں کی عورتیں بھی کھانا پکانے کے کام کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ جوان پڑھی لکھی لڑکیوں کے نزدیک کھانا پکانا ادنےٰ درجہ کے ملازموں کا کام ہے۔ کسی بڑے گھر یا شریف خاندان کی عورتوں کے لئے کھانا پکانے کا کام باعث ہتک ہے۔ اس وجہ سے عموماً نا تعلیم یافتہ اَن پڑھ اور ادنےٰ درجہ کے لوگ باورچی کا کام کرتے ہیں جنہیں قطعاً معلوم نہیں ہوتا۔ کہ کونسی غذا ہاضمہ کے لئے مضر ہے۔ اور کونسی مفید۔ کونسی چیز کو کس حد تک پکانے سے اس کے وٹامن ضائع نہیں ہوتے۔ اور کب ضائع ہو جاتے ہیں۔ پکانے سے پہلے سبزیوں۔ پھلوں گوشت اور مچھلی وغیرہ کو کس طرح سنبھال کر رکھنا چاہیئے تاکہ ان میں جراثیم داخل نہ ہوسکیں۔ وہ اس بات کی بھی بہت کم پروا کرتے ہیں۔ کہ پکا ہوا کھانا ننگا پڑا ہے۔ اور اس پر مکھیاں بیٹھ کر زہر ملا رہی ہیں۔ وُہ اپنے ادنےٰ مذاق اور سستی کی وجہ سے باورچی خانہ کو صاف نہیں رکھتے۔ اور نہ باورچی خانہ کے قریب کوئی جگہ ناصاف ہو تو اسے صاف کرتے ہیں۔ وہ تو صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ کھانا جب گھر والوں کے سامنے رکھا جائے تو صاف برتن میں ہو۔ اور صاف سفید کپڑے سے ڈھکا ہُوا ہو۔ اس قسم کے باورچیوں کے متعلق تو یہ بات زبان زد عوام وخواص ہے۔ کہ چینی کے برتن اور رکابیوں میں کھانا ڈالنے سے پہلے کسی داغ دھبہ کو صاف کرنے کے لئے تھوک یا لعاب دہن لگا کر پونچھ لیتے ہیں۔ یہ کس قدر قابل نفرت اور غلیظ بات ہے۔ وہ برتنوں کی صفائی جس طریق سے کرتے ہیں۔ وہ بھی صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ میلے پانی کے ٹب میں بہت سی پلیٹوں وغیرہ کو ڈال کر دھو لیتے ہیں۔ اور پھر تولئے یا جھاڑن سے انہیں خشک کرتے جاتے ہیں ؎

کھانا گھر کی عورتوں کو پکانا چاہیئے

جاہل اور ادنےٰ درجہ کے باورچی خواہ مرد ہوں یا عورتیں کھانا پکانے میں بھی صحت کے اصول کا کوئی لحاظ نہیں رکھتے۔ بلکہ نہایت لاپرواہی سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ ملازموں سے کھانا پکوانا ایک نہائت اہم معاملہ کو نااہل لوگوں کے سپرد کرکے اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کھانا انسانی زندگی کے لئے نہائت ضروری چیز ہے۔ جس کا اثر انسان کے نہ صرف جسم پر بلکہ روح پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس کا صحت اور دل و دماغ سے گہرا تعلق ہے۔ دراصل یہ کام گھر کی عورتوں کو سرانجام دینا چاہیئے۔ یا اپنے سامنے سارا کام کرانا چاہیئے۔ اور خود کھانے پکانے کی تعلیم حاصل کرنی چاہیئے یہ کام اپنی اہمیت اور اثرات کے لحاظ سے جاہل اور ادنےٰ طبقہ کے لوگوں کے سپرد کرنے کا نہیں۔ بلکہ لائق اور سمجھدار گھر کی عورتوں کا ہے۔ جہاں گھر کی عورتیں خود کھانا پکاتی ہیں۔ یا اپنے سامنے تیار کراتی ہیں۔ وہاں متذکرہ بالا خرابیاں پیدا نہیں ہونے پاتیں۔ یا نسبتاً کم پیدا ہوتی ہیں۔

کھانا کیسا ہو

کھانا پکانے کے ساتھ ہی یہ بات بھی نہائت ضروری ہے۔ کہ کھانا کیسا ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے صحت کے لئے مفید اور فائدہ مند کھانا وہ ہوتا ہے۔ جو سادہ ہو۔ اور جس میں بہت سے مصالحے نہ ہوں۔ بہت چربی یا گھی یا مکھن نہ ہو۔ اور نہ میٹھے پکوان میں شکر زیادہ ہو۔ گھی یا چربی میں تلی ہوئی چیزیں جہاں تک ممکن ہو کم استعمال کرنی چاہئیں بہت سے مختلف کھانے بھی ایک ہی وقت دسترخوان پر نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح بے اختیار اور نادانستہ طور پر ضرورت سے زیادہ کھانا کھایا جاتا ہے۔ اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ ایسا کھانا جس میں بہت چربی یا گھی یا تیل ہو۔ جو مصالحہ دار یا بہت میٹھا ہو۔ وہ صحت کو سخت نقصان پہونچاتا ہے۔ اور جو لوگ اس قسم کے کھانوں کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کی صحت خراب اور عمریں تھوڑی ہوتی ہیں ؎

پھل اور سبزی

سبزی اور پھل اکٹھے نہیں کھانے چاہئیں۔ مثلاً جس کھانے میں شلغم گاجر۔ مولی گوبھی یا ساگ وغیرہ سبزیاں ہوں۔ اس میں پھل استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ نہ ہی روزانہ ایک ہی قسم کی خوراک کھانی چاہیئے ؎

روٹی کیسی ہو

خمیری روٹی تو عام طور پر لوگ کھاتے ہیں۔ اب ڈبل روٹی کھانے کا رواج بھی بڑھتا جارہا ہے۔ صحت کے لحاظ سے خمیری اور تازہ پکی ہوئی ہلکی ڈبل روٹی کا استعمال کم کرنا چاہیئے۔ ڈبل روٹی جب ٹھنڈی ہو کر ذرا سخت ہو جائے۔ تو اس کے پتلے پتلے ٹکڑے کاٹ کر انہیں آگ پر دوبارہ سینک لینا چاہیئے۔ تاکہ خمیر کے جراثیم یا اثرات مکمل طور پر روٹی میں سے مرجائیں۔ اگر ڈبل روٹی اچھی طرح پکی ہوئی نہ ہو۔ اور اسے دوبارہ بھی آگ پر پکایا نہ جائے۔ تو ہاضمہ کے لئے اس کا استعمال بہت مضر ثابت ہوتا ہے۔ چپاتی اور پھلکا جو خوب اچھی طرح پکا ہوا ہو تازہ اور گرم کھانا چاہیئے۔ خمیری روٹی کو زیادہ دیر تک پکانا چاہیئے ؎

موسم اور آب و ہوا کے مطابق کھانا

پھر خوراک کے متعلق موسم اور آب و ہوا کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ مثلاً ہندوستان کے موسم گرما میں یورپین ٹھنڈے ملکوں کی خوراک یعنی گوشت۔ انڈے۔ مچھلی۔ چائے کافی وغیرہ اشیاء کا بکثرت استعمال نہائت مضر صحت ہے۔ اسی طرح سرد ممالک کے موسم سرما میں دہی لسی۔ شربت دال وغیرہ کے استعمال سے صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان میں رہنے والوں کے لئے دودھ دہی۔ لسی۔ مکھن۔ گھی۔ سبزیاں اور پھل مفید اور صحت بخش غذائیں ہیں۔

غرضکہ غذا آب و ہوا اور طبیعت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر شخص کے لئے ہر چیز موزوں نہیں ہوسکتی۔ بیماروں اور بوڑھوں۔ بچوں اور نوجوانوں کے لئے قدرت نے مختلف چیزیں موزوں قرار دی ہیں۔ جو جس کے مناسب حال ہو وہی خوراک اسے دینی چاہیئے ؎

کھانا سادہ ہو

امراء عام طور پر مصالحے۔ اچار۔ چٹنیاں اور مربے بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ مگر ایسی چیزوں سے معدہ کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ اور صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ جہاں تک ہوسکے ان کا استعمال کم کر دینا چاہیئے۔ اور سادہ سالن استعمال کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اسی طرح دودھ میں زیادہ تعداد میں شکر ملا کر پینا بھی ہاضمہ اور معدہ و جگر کے لئے نہائت مضر ہے۔ دودھ میں جس قدر مٹھاس کی ضرورت ہے۔ قدرت نے خود پیدا کردی ہے۔ لیکن عام طور پر اس میں زیادہ مٹھاس پیدا کرنے کے لئے کھانڈ ملائی جاتی ہے جس کا اثر صحت پر اچھا نہیں پڑتا۔ اور دودھ کا پینا بے فائدہ ہو جاتا ہے۔ بکثرت مٹھائیوں کے استعمال سے اس سے بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ لہذا ان چیزوں کا استعمال بھی بالکل کم کر دینا چاہیئے ؎

غرض خوراک کے متعلق اگر اس سنہری اصل پر عمل کیا جائے کہ خوراک پاک و صاف۔ سادہ اور قدرتی مزا لئے ہوئے ہو۔ وہ نہ کم پکی ہوئی ہو۔ نہ زیادہ۔ نہ کم کھاؤ نہ زیادہ۔ تو زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ اور انسان اپنے متعلقہ فرائض عمدگی سے ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے ؎

ان خطرناک ایام میں خدام الاحمدیہ نے خدمتِ خلق کیلئے کیا تیاری کی

مخلوقِ خدا کی خدمت ہر خادم احمدیت کا فرضِ منصبی ہے۔ لیکن وقت پڑنے پر وہی شخص اس فرض کی ادائیگی میں کامیاب و سرخرو ہوسکتا ہے۔ جو پہلے سے اس کے لئے تیاری کرتا رہا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ہندوستان بھی ایسے مصائب میں مبتلا ہو جائے جو یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ کا نظارہ پیش کریں۔ اور یہی وہ وقت ہے جس میں آپ اپنے فرائض ادا کرکے اپنے حقیقی آقا خدائے ذوالجلال کی خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں۔ پس آپ ہمہ تن اس تیاری میں لگ جائیں۔ اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں ہر خادم کو فرسٹ ایڈ اور ضروری مرہم پٹی کرنے کی واقفیت ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے اپنے ہاں کے کسی ڈاکٹر سے مناسب وقت لے کر ہدایات حاصل کی جائیں۔ عہدہ داران مجالس خدام الاحمدیہ اپنے ہاں کسی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرکے ہفتہ دو ہفتہ کے لئے اس قسم کی تعلیمی کلاسیں جاری کرنے کی کوشش کریں۔ اور خدام کو ان سے استفادہ کرنے کی تلقین کریں۔ اسی طرح غریبوں اور بیکاروں کو روزگار کی تلاش میں مدد دینا۔ آوارگی اور گداگری کے روکنے کی حتی الوسع کوشش کرنا خود اپنے اوقات کو فضول اور لغو عادات میں صرف کرنے سے بچانا ایک خادم کے فرائضِ منصبی میں شامل ہونا چاہیئے۔ غرض کئی طریق ہیں جن کو اختیار کرکے آپ مخلوقِ خدا کی خدمت کرسکتے ہیں۔ بعض دوست اسٹیشنوں اور ایسی جگہوں پر جہاں مسافروں اور ضرورت مندوں کی آمد و رفت رہتی ہے چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں سامان اٹھانے میں مدد دینے۔ ریزگاری مہیا کرنے۔ اور پانی پلانے وغیرہ کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جن سے ان مسافروں پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ وہ شخص جس کی کسی رنگ میں مدد کی گئی ہو۔ کچھ معاوضہ دینا چاہے۔ اور خادم معاوضہ لینے کی بجائے اُسے اپنے فرضِ منصبی سے آگاہ کرے۔ اور مناسب طور پر تبلیغ کرے۔ یا قادیان جانے کی تلقین کرے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ نے اپنی کئی تقریروں میں اپنے ایک معزز غیر احمدی دوست کا واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ قادیان تشریف لائے۔ چونکہ وہ ناواقف تھے۔ اور مطلوبہ جگہ میں پہونچنے میں انہیں دقت تھی۔ اس لئے انہوں نے ایک لڑکے سے پتہ دریافت کیا وہ اس کے ساتھ ہولیا۔ اور اس نے ان کا سامان بھی اٹھالیا۔ انہوں نے کہا بھی کہ ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ صرف راستہ بتادیں۔ مگر اس نے کہا کہ آپ ناواقف ہیں۔ آپ کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی۔ میرا کوئی حرج نہیں۔ اس لئے آپ کو مطلوبہ جگہ پر پہونچا آتا ہوں۔ وہ معزز غیر احمدی دوست اس لڑکے کی ادائیگی فرض کے جذبہ سے اس قدر متأثر ہوئے کہ جب بھی احمدیت کا ذکر آتا ہے۔ وہ اس خوبی کا ذکر کرتے ہیں۔ جو اس لڑکے کے ذریعہ انہیں احمدیت میں نظر آئی۔ یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اپنے تبلیغی پہلو کی حیثیت سے کیسے عمدہ اثرات کی حامل ہے۔ کہ اس سے نہ صرف وہ معزز غیر احمدی خود متأثر ہوئے۔ بلکہ اس کو بیان کرنا انہوں نے اپنی عادت بنالیا۔ یہ ایک لڑکے کی ایک چھوٹی سی خدمت کا اثر ہے۔ ہمارا ہر خادم خدمتِ خلق کو اپنا شیوہ بنالے۔ تو اس سے کیسے شاندار نتائج کی توقع ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی خادم اس قسم کی خدمت سرانجام دے۔ جس کے نتائج تبلیغی لحاظ سے مفید رہے ہوں۔ یا اس کو کسی ایسے واقعہ کا علم ہو۔ تو اس کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ مرکز کو اس کی اطلاع دے۔ تاکہ اسے شائع کرادیا جائے۔ جو دوسروں کو چست کرنے۔ اور ان میں اس جذبہ کو پیدا کرنے میں بہت ممد ہوسکتی ہے*

خاکسار۔ ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمتِ خلق

مولوی محمد علی صاحب کی تقریر دہلی میں

مولوی محمد علی صاحب ۲۱ فروری دہلی تشریف لائے۔ حسن اتفاق سے اس دن ہماری جماعت کا بھی جلسہ تھا۔ جلسہ ختم ہونے پر بہت سے دوست ان کے جلسہ میں گئے۔ تا مولوی صاحب کا لیکچر سن سکیں۔ لیکن مولوی صاحب اس وقت تک لیکچر ختم کرچکے تھے۔ ہم سے کہا گیا۔ کہ مولوی صاحب کل ۵ بجے پھر تشریف لائیں گے۔ اس وقت آپ لوگ ان کے کلام سے مستفیض ہوسکتے ہیں۔ اگلے دن پانچ بجے ہم پھر وہاں پہونچے۔ مگر ہمیں بیٹھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ اور یہ کہہ کر اٹھادیا گیا۔ کہ "مغرب کے بعد آنا۔ اس وقت تک ہمارا جلسہ خفیہ ہوگا"۔ خیر وقت مقررہ پر ہم پھر وہاں پہونچے۔ مولوی صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ نماز کے بعد انہوں نے سورہ فاتحہ کی تفسیر کرنی شروع کی۔ حاضرین کی کل تعداد مشکل سے پچیس کے قریب ہوگی ہماری جماعت کے دوست بھی قریباً اتنی ہی تعداد میں وہاں پہونچ گئے۔ اور مولوی صاحب کے اس الزام کا قلع قمع کرکے رکھ دیا۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو مولوی صاحب کے خیالات سننے سے روکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کوئی پون گھنٹہ تقریر کی۔ دوران تقریر میں آپ نے فرمایا "ان مسلمانوں پر جتنا بھی عذاب آئے کم ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے جب برلن مسجد بنی تھی تو کہا تھا کہ اسے مسمار کردیا جائے"۔

جلسہ کے خاتمہ پر ہمارے ایک دوست نے استفسار کیا۔ کہ مولوی صاحب آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ آجکل کے دردناک عذاب کی پیشگوئی پہلے ہی سے قرآن شریف میں موجود ہے۔ چنانچہ آتا ہے وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا کہ قیامت سے پہلے پہلے ہم ہر ایک بستی کو عذاب شدید میں مبتلا کریں گے۔ اور یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ مگر وہاں یہ بھی تو ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ کہ جب تک ہم نبی نہ بھیج لیں۔ اس وقت تک عالمگیر عذاب نازل نہیں کرتے۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ عذاب کا باعث بھی ایک نبی کی تکذیب ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

مولوی صاحب نے فرمایا یہ غلط ہے کہ آجکل کے عذاب کا باعث حضرت مسیح موعود کا انکار ہے اور قرآن شریف کی یہ آیت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور انہی کے انکار کا نتیجہ موجودہ عذاب ہے۔ جب ہماری طرف سے کہا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے "کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن" تو مولوی صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور موٹر میں بیٹھ کر چلے گئے۔ دوران تقریر میں مولوی صاحب نے ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام احترام سے نہ لیا۔ بلکہ ہر دفعہ غیر احمدیوں کی طرح "مرزا صاحب۔ مرزا صاحب کہتے رہے"...

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار مرزا عبداللطیف بی۔اے سیکرٹری نشر و اشاعت جماعت احمدیہ دہلی۔

چند کلرکوں کی ضرورت

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو ضلع کے لئے چند کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جن کا امتحان ۴ مارچ ۱۹۴۲ء کو بوقت دس بجے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال گورداسپور میں ہوگا۔ مندرجہ ذیل ضمن میں جو نوجوان آتے ہوں۔ وہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ڈسٹرکٹ بورڈ ہال گورداسپور میں اپنی قلم دوات اور کاغذ لے کر اپنے کرایہ پر پہنچ جائیں۔ (۱) میٹرک پاس کی عمر ۱۹ سال تک ہو (۲) ایف۔اے پاس کی عمر ۲۱ سال تک (۳) بی۔اے پاس کی عمر ۲۳ سال تک ہو*

ناظر امور عامہ قادیان

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں داخلہ کے شرائط

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں اس ٹرم کے لئے جو یکم اگست ۱۹۴۲ء سے شروع ہوگی۔ چند خالی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ باقاعدہ مقامی حکومت کی سفارش پر ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف بذریعہ نامزدگی اسامیاں پُر کریں گے یعنی پنجاب کے امیدواروں کی صورت میں صوبائی حکومت سفارش کریگی۔

پنجاب کے امیدواروں کا ایک ابتدائی امتحان ۲۷ر اپریل ۱۹۴۲ء کو بروز سوموار دو بجے بعد دوپہر پنجاب گورنمنٹ سیکرٹریٹ لاہور میں ہوگا۔ اور وہ ایک سیلیکشن بورڈ (مجلس انتخاب) کے روبرو جس کے صدر ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر ہونگے۔ ۲۸ر اپریل ۱۹۴۲ء کو بروز منگل ۱۰ بجے قبل دوپہر گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں پیش ہونگے۔

درخواستیں اسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں پیش کرنی چاہئیں۔ جہاں درخواست کنندہ عام طور پر سکونت رکھتا ہو۔ اور وہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۲ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ درخواست کے فارم ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات ہونی چاہئیں۔

ا۔ عمر کے متعلق سرٹیفکیٹ

ب۔ ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں ہندوستانی فوج ایر فورس یا رائل انڈین نیوی میں ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

ج۔ ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں اس مضمون کا کہ مجھے مقررہ فیس کی مقدار کے متعلق علم ہے اور میں مقررہ فیس ادا کر سکتا ہوں اور ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

د۔ ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ درخواست کنندہ غیر شادی شدہ ہے۔ اور جب تک وہ کالج میں رہیگا۔ اور بعد ازاں جب تک وہ انڈین ملٹری اکیڈمی، رائل ایر فورس یا رائل انڈین نیوی میں تعلیمی نصاب مکمل نہیں کرلے گا شادی نہیں کریگا

درخواست کنندہ کی عمر کم از کم گیارہ سال ہونی چاہیئے۔ اور یکم اگست ۱۹۴۲ء کو ۱۲ سال سے کم ہونی چاہیئے۔

جن درخواست کنندگان کو سلیکشن بورڈ منتخب کریگا۔ ان کا ۲۹ر اپریل ۱۹۴۲ء کو بروز بدھ وار انڈین ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں طبی معائنہ کیا جائے گا۔ یہ کالج زیادہ تر اُن ہندوستانی یا اینگلو انڈین نوجوانوں کے لئے ہے۔ جو بعد ازاں ہندوستان کی بری فوج انڈین ایر فورس یا رائل انڈین نیوی میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے کیڈٹ کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور اُن صیغوں میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنا مستقل پیشہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔ اس جماعت کے طلباء کالج میں رعایتی فیس پر داخل کئے جاتے ہیں۔ اگر اس جماعت کے کسی ایک ٹرم کیلئے درخواست کنندگان کی تعداد اس ٹرم کے متعلق خالی اسامیاں پُر کرنے کے واسطے کافی ہو۔ تو ایسے درخواست کنندگان جو محولہ بالا صیغہ جات میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنی زندگی کا مستقل پیشہ بنانا نہیں چاہتے۔ وہ اتنی رقم ادا کرنے پر کالج میں داخل ہو سکتے ہیں جو حکومت ایک کیڈٹ کو کالج میں تعلیم دلوانے پر صرف کرتی ہے۔ اس کالج میں انگریزی طرز پر پبلک سکول کے معیار کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اور اس کا تعلیمی نصاب ایسا ہوگا۔ کہ اگر لڑکا کسی کیڈٹ کالج یا انڈین نیوی میں داخلہ کے امتحان مقابلہ میں ناکام رہے۔ تو کسی یونیورسٹی میں اس طرح داخل ہو سکیگا گویا اس نے معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ "اے" دینے کے لئے کیمبرج سنڈیکیٹ نے اس کالج کو تسلیم کرلیا ہے۔

نصابِ تربیت۔ فیس۔ طبی۔ علاج کالج سے نام خارج کرانے یا کرنے۔ وظائف اور انتظام قیام وطعام وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہو سکتی ہیں جہاں امیدوار عام طور پر سکونت رکھتا ہو۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کانگڑہ ویلی ریلوے کے نگروٹہ (جوشامل نہیں) سے بیج ناتھ سیکشن کا بند کیا جانا۔

۱۱ر مارچ ۱۹۴۲ء سے نگروٹہ (جو شامل نہیں ہے) بیج ناتھ پپرولہ تک ریلوے لائن بند کردی جائیگی۔ لہذا ٹریفک کا بکنگ مندرجہ ذیل طریق کے مطابق ختم کردیا جائیگا۔

ہر نوع کا ٹریفک دوسری ریلویز سے اور ان تک ——— ۲ر مارچ ۱۹۴۲ء سے

لوکل گڈس ٹریفک ——— ۲ر مارچ ۱۹۴۲ء سے

لوکل پیسنجر اور دیگر کوچنگ ٹریفک ——— ۸ر مارچ ۱۹۴۲ء سے

پبلک کو بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ۱۱ر مارچ ۱۹۴۲ء سے ۳۳۳۔اپ ۔ ۳۳۱۔اپ ۳۳۲ ڈاؤن اور ۳۳۴۔ڈاؤن گاڑیاں نگروٹہ اور بیج ناتھ پپرولہ کے درمیان بند کردی جائیں گی۔ پٹھانکوٹ اور نگروٹہ کے درمیان گاڑیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی

جنرل منیجر لاہور

اعلانِ تعطیل

۲۶ ماہ تبلیغ آخری جمعرات کی تعطیل کی وجہ سے ۲۷ ماہ تبلیغ کی صبح کو "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ احباب کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ "منیجر"

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۳۲:۔ منکہ فیض احمد خاں ولد چودھری نور احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۔۔ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: فیض احمد خاں ۳۱/۵/۸ سگنل مین آئی۔ ایم ہیڈ کوارٹر سکواڈرن ۴۶ رسالہ رلپور چھاؤنی

گواہ شد:۔ نعمت خاں سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کریام۔ گواہ شد:۔ عبد الغنی خاں سکرٹری مال جماعت احمدیہ کریام

نمبر ۶۰۳۴:۔ منکہ امیر بیگم زوجہ منشی خدا بخش صاحب قوم راجپوت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن بھاگو ارائیں ڈاکخانہ سلطانپور ضلع جالندھر ریاست کپورتھلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۱/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا زیور جو میرے والدین نے مجھے دیا تھا قیمتی ۲۲۵ روپے کا جو خاوندم خدا بخش نے فروخت کرکے اپنے اخراجات میں خرچ کر لیا تھا۔ میرا قرضہ ان کے ذمہ ہے۔ اور مبلغ ۔۔ مہر ہے۔ وہ بھی میرے خاوند نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اس کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک بھینس جو میرے والدین کی دی ہوئی میرے خاوند نے فروخت کرکے اپنے اخراجات میں قیمت اس کی ۵۰ روپے خرچ کر لئے ہیں۔ وہ بھی ان کے ذمہ ہے۔ کل مبلغ ۔۔۵ روپے قرضہ مذکورہ بالا اپنے خاوند کی لینا ہے اس کے ۱/۳ حصہ مالیتی ۴/۵ پائی کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرکے اقرار کرتی ہوں کہ روپیہ اپنے خاوند سے وصول کرکے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ لہذا ایں چند کلمہ وصیت ہے۔ کہ سند ہے۔

الامۃ:۔ امیر بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ خدا بخش خاوند موصیہ

گواہ شد: ظہیر احمد ہیڈ کلرک الیکٹرک پاور کمپنی راولپنڈی۔

نمبر ۵۸۶۷:۔ منکہ شبیر محمد ولد میاں فتح محمد صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ایجنسٹ سنگر کمپنی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۰ء ساکن بٹالہ ہاتھی دروازہ کوچہ کھٹیکاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان پختہ رہائشی دو منزلہ مشتمل بر ایک دالان۔ ایک کوٹھڑی ایک باورچی خانہ واقعہ محلہ کھنڈے کھولہ دروازہ ہاتھی شہر بٹالہ قیمتی اندازاً ۷۰۰ روپے (۲) ۔۔ ایکڑ اراضی زرعی نہری رقبہ واقعہ گوپالو تعلقہ ٹانڈو ضلع حیدرآباد سندھ جس کے ابھی مجھے حقوق ملکیت حاصل نہیں۔ کیونکہ قیمت باقساط ادا کر رہا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ملازمت پر ہے۔ جس سے مجھے اندازاً ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ آمد بطور کمیشن ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: (منشی) شبیر محمد موصی مذکور کمیشن ایجنٹ سنگر سوئنگ مشین کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام حیدر امیر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

احباب کی خدمت میں

"الفضل" مورخہ ۲۰۔ ۲۱ فروری میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرما دیں۔ جو دوست ۸ مارچ تک اپنا چندہ ارسال فرما دیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے لیکن جن احباب کا چندہ اس تاریخ تک وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۹ مارچ کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ موجودہ حالات میں ہر ممکن تعاون فرما دیں اور چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ کریں۔

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ ایک جاپانی آبدوز نے آج پہلی بار کیلیفورنیا کے ایک ساحلی مقام پر گولہ باری کی۔ اور دو درجن گولے پھینکے جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔ البتہ معمولی سا مالی نقصان ہوا۔ سرزمین امریکہ پر یہ جاپانیوں کی پہلی گولہ باری ہے۔

بٹاویہ۔ ۲۴ر فروری۔ ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جزیرہ بالی پر جاپانی فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔

رنگون۔ ۲۴ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ دریائے بلین کے محاذ پر کئی روز کی سخت جنگ کے بعد ہماری فوج دریا کے اس پار آگئی ہے۔ کیونکہ دشمن کو تازہ کمک دم بدم پہنچ رہی تھی۔ اس لڑائی میں دشمن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ دو روز ہوئے دشمن نے رات کے وقت دریائے سیٹانگ کے مشرقی کنارہ کے پاس ہماری فوج پر زبردست حملہ کیا۔ اور اگرچہ اسے نقصان بہت ہوا۔ مگر وہ پل پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب ہماری فوج دریائے سیٹانگ کے اس پار زیادہ بہتر مورچوں پر آگئی ہے۔ شمالی محاذ پر کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ آج مسٹر چرچل نے ایوان عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہماری پوزیشن نہ صرف گذشتہ دو سال بلکہ گذشتہ چند مہینوں کی نسبت بھی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ اور اس کا باعث روس کی حیرت انگیز طاقت اور امریکہ کی جنگ میں شرکت ہے۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ رائٹر کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ دو ماہ میں برطانی جہازوں کو نہایت شدید نقصان پہنچے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ مارشل چیانگ کائی شیک بخیریت چین پہنچ گئے ہیں۔

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا تھا۔ کہ اگر آج کی تاریخ تک دوکانیں نہ کھولی گئیں۔ تو پولیس زبردستی تالے توڑ کر دوکانیں کھول دے گی۔ بیوپار منڈل نے اس حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔ جسٹس بھڈے نے حکم دیا ہے۔ کہ ۲۶ر فروری تک پولیس اس بارہ میں کوئی قدم نہ اٹھائے۔ اور گورنمنٹ کو مقدمہ کی پیروی کے لئے نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف کہ اخبارات ہڑتال کے سلسلہ میں سنسر کرائے بغیر کوئی خبر شائع نہ کریں۔ اخبار ٹربیون نے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی ہے۔ جس کی سماعت کے لئے ۲۶ر فروری تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ پنجاب اسمبلی کے ممبر جو بیوپاریوں کے جلوس کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ آج رہا کر دئے گئے۔ جلوس میں شامل ہونے کی وجہ سے ۱۱ عورتیں گرفتار کی گئی تھیں۔ وہ بھی رہا کر دی گئیں۔

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے پریس پوڈروں کی گرفتاری کے متعلق کہا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ان کی اس حیثیت کا علم نہ تھا۔ انہوں نے میرے سامنے بھی ان کی گرفتاری پر اظہار افسوس کیا ہے اور اس معذرت کو پریس والوں تک پہنچانے کو کہا ہے۔

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ ذمہ دار حکام نے لاہور میں دو لاکھ پچاس ہزار من گندم درآمد کر لی ہے۔ اور شہر میں مختلف مقامات پر آٹے کے ڈپو کھول دئے ہیں۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ محکمہ خزانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹ر فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں حکومت برطانیہ کی آمد کی اوسط ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ روزانہ رہی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بچت کی رقموں سے بیس لاکھ پونڈ روزانہ کی آمد ہوئی۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں جنگی قرضوں سے پچاس لاکھ پونڈ حاصل ہوئے۔ گویا حکومت کی اوسط آمد دو کروڑ پونڈ روزانہ ہوئی۔

واشنگٹن۔ ۲۴ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲½ ماہ کی جنگ میں جاپان کے ۲۸۰ جنگی۔ تباہ کن کروزر۔ طیارہ بردار اور امدادی جہازوں میں سے ۵۰ بیکار یا غرق ہو چکے ہیں۔

بٹاویہ۔ ۲۴ر فروری۔ جاوا کے ڈچ گورنر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جاوا پر جاپانیوں کی طرف سے سخت حملہ کا امکان ہے۔ مگر ہماری فوج ہر طرح مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ دشمن نے کل سورابایا۔ ملانگ اور فیڈائن پر حملے کئے۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

دہلی۔ ۲۴ر فروری۔ مشرقی محاذ کی صورت حال کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ برما میں اتحادی افواج کی کمان اب ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے ہاتھ میں ہوگی۔

دہلی۔ ۲۴ر فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ڈیفنس سکرٹری نے بتایا۔ کہ اس وقت جو ہندوستانی فوجیں میدان جنگ میں ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو انہیں واپس ہندوستان بلا لیا جائیگا۔ اور ان کی واپسی کے لئے مناسب انتظام کر دیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ آج ہاؤس آف کامنز میں سر جارج شسٹر نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ہندوستان کو مطمئن کریں اور ہندوستان میں آزادی قائم کرنے میں اپنا پارٹ ادا کریں۔ آپ نے یہ تجویز بھی پیش کی۔ کہ ہندوستان میں ایک وار کیبنٹ بنا دی جائے۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ آج دار العوام میں مسٹر چرچل نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا مستقبل قریب میں نائب وزراء میں بھی بعض تبدیلیاں کی جائیں گی۔ بحرالکاہل کی جنگی کونسل میں چینی نمائندہ شامل کرنے کی تجویز مارشل چیانگ نے منظور کر لی ہے۔ آپ نے کہا گذشتہ اکتوبر اور نومبر میں ہماری بری طاقت بہت پھیلی ہوئی تھی۔ جاپانی حملہ کے بعد ہم نے زیادہ سے زیادہ بری۔ بحری اور فضائی کمک بھیجی۔ نو بحری قافلے روانہ کئے۔ اور اگر سنگاپور کا سقوط نہ ہو جاتا۔ تو یہ سرگرمیاں بہت بڑا کارنامہ سمجھا جاتا۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ روسیوں نے سمولنسک سے ویازما جانے والی سڑک پر ایک اہم مقام جرمنوں سے چھین لیا ہے۔ یہ سڑک بھی کاٹ دی ہے جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ روسی فوجیں جھیل المن کے علاقہ میں گھس آئی ہیں۔

لنڈن۔ ۲۴ر فروری۔ مسٹر چرچل نے سرخ فوج کی ۲۴ ویں سالگرہ پر موسیو سٹالن کو جو پیغام بھیجا۔ اس میں ان کو یقین دلایا ہے کہ نازی حملہ آوروں کے مقابلہ میں تمام سلطنت برطانیہ کی مادی اور روحانی۔ عملی اور زبانی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔ برطانیہ ہٹلر کو شکست دینے کے لئے اپنے آخری سپاہی اور آخری ہتھیار تک سرخ فوج کا ساتھ دیگا۔

ماسکو۔ ۲۴ر فروری۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک تازہ لڑائی میں جرمن چودہ ہزار لاشوں کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جنوب مغربی محاذ پر روسی فوجوں نے مزید کئی شہروں۔ دیہات۔ اور ریلوے سٹیشنوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر ۱۴۰۰ اور ایک تیسری جگہ ۳۳۵۰ جرمن مارے گئے۔ بہت سا سامان جنگ بھی قبضہ میں کر لیا گیا۔ اب روسی فوجیں مغرب کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

دہلی۔ ۲۴ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں فارن سکرٹری نے کہا۔ کہ ریاست کشمیر کے ریذیڈنٹ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ کشمیر گورنمنٹ سے درخواست کرے۔ کہ قازقوں کے کیمپ کی تلاشی لی جائے اور اگر کوئی چیز چوری کی پائی جائے۔ تو اسے قبضہ میں کرے۔ ایسی چیزوں کی شناخت کا موقعہ ان کی ملکیت کے مدعیوں کو دیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۲۵ر فروری۔ مارشل چیانگ نے ہندوستان کے بارہ میں برطانی حکومت کو جو مشورہ دیا تھا۔ رائٹر کا بیان ہے۔ کہ جنگ اور ہندوستان میں مختلف پارٹیوں کی وجہ سے حکومت اس پر عمل کرنے سے قاصر ہے۔ لنڈن میں افواہ پھیل رہی ہے کہ سر آر چیبالڈ سنکلیر کو صلح کے مشن پر ہندوستان بھیجا جائیگا۔ خیال ہے۔ کہ مسٹر ایمری کی علیحدگی یقینی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی